OPEN ACCESS
AL-TABYEEN
(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.*

ISSN (Print): 2664-1178
ISSN (Online): 2664-1186
July-Dec-2022
Vol: 6, Issue: 2
altabyeen@ais.uol.edu.pk**Email:**
OJS: hpej.net/journals/al-tabyeen/index

Rising Trend of Land Pollution and Islamic Teachings: An Analytical Study

زمینی آلودگی کا بڑھتا ہوا رجحان اور اسلامی تعلیمات: ایک تجزیاتی مطالعہ

Dr. Abdul Manan Cheema
PhD Islamic Studies, University of Sargodha.
Dr. Farhat Naseem Alvi
Chairperson, Department of Islamic Studies، University of Sargodha.

ABSTRACT

Environmental pollution has sensitized the whole world in current times. Pollution is increasing day by day. Land pollution is a type of environmental pollution. Industrial and home wastes are not being disposed off wisely. Solid waste is thrown at public places by homes and industries in shape of garbage, glass, papers, plastic bottles and textile etc. that pollute the environment of earth. Furthermore, land pollution is caused by excessive use of chemical fertilizers, tillage, pesticide spraying which leads to the degradation of land for agriculture and reduction of forest coverage. Besides, it also adversely affects the ecosystem. Land is a very beautiful, charming and miraculous blessing of God but when it is being used in a wrong way by modern in these days. The polluted area causes various health issues and the residents of contaminated regions fall prey to many diseases very soon. The increasing trend of land pollution is a very disturbing problem. In densely populated areas, the pressure of pollution has become so intense that people are slowly facing various health issues. Extremely contaminated areas are not only unpleasant for human beings but also harmful to all other living beings. Land pollution has become one of the considerable threats to the entire humanity. Recent flood in Pakistan was also result of global climate change. Common People are neglecting land pollution and not caring of it. Therefore, land pollution requires some more attention. This research article explores harmful effects and reasons of land pollution and role of

Australian Islamic Library
INTERNET ARCHIVE
Islamic Research Index
ASIAN Research Index
OPEN ACCESS

international role to control its rise throughout the world. Land pollution can be minimized and controlled by following Islamic environmental teachings.

Keywords: Islam, Land Pollution, Reasons, Impact, Climate change, International Role-

تعارف

ماحولیاتی آلودگی کی کئی اقسام ہیں۔ان میں سے ایک اہم ترین قسم زمینی آلودگی ہے۔زمینی آلودگی کے بڑھتے ہوئے رجحان کو عالمی سطح پر سنجیدہ لیا جارہا ہے کیونکہ یہ انسانی صحت و معیشت کے لئے شدید نقصان دہ ہے۔عصر حاضر میں زمینی ماحول کے تحفظ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ عالمی سطح پر ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے سلسلے میں غورو فکر کے لئے کوپ COP کے نام سے دنیا کے مختلف شہروں میں 26 اجلاس منعقد کئے جا چکے ہیں اور حال ہی میں 6 تا 18 نومبر 2022 میں مصر کے شہر شرم الشیخ میں عالمی ماحولیاتی کانفرنس (COP27) کا اجلاس منعقد ہوا ہے جس میں پاکستان کے وزیر اعظم نے بھی شرکت کی اور وطن عزیز میں موسمیاتی تبدیلی کی تباہ کاریوں کے بارے میں اپنا نقطہ نظر بیان کیا۔پاکستان میں حال ہی میں عالمی موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے غیر معمولی اور بے موسمی بارشوں نے بڑے پیمانے پر تباہی مچادی۔اس سیلاب سے پاکستان کے تقریباً 3 کروڑ لوگ متاثر ہوئے اور 30 ارب ڈالر کا نقصان ہوا۔حالانکہ عالمی سطح پر کاربن کے اخراج میں پاکستان کا حصہ ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ تحقیقی رپورٹس کے مطابق آلودہ جگہوں پر رہائش پذیر افراد کی زندگی و صحت کو شدید خطرات لاحق ہو جاتے ہیں۔آلودہ ماحول لوگوں صحت کے مسائل پیدا کرتا ہے۔خوشحالی کی دوڑ، سائنس کی ترقی اور انسان کی اقتصادی و معاشی سرگرمیوں نے قدرتی ماحول خراب کر دیا ہے۔ مسحور کن باغات کی جگہ آسمان بڑی بڑی عمارات لے رہی ہیں۔موجودہ ماحول میں بڑھتی ہوئی زمینی آلودگی بے انتہا پریشان کن مسئلہ بن چکی ہے۔ہر جگہ انسان کو مختلف ناگوار بدبو دار کوڑے کے ڈھیروں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔حقیقت تو یہ ہے کہ آج کا انسان سفر میں ہو یا حالت آرام میں، گندگی و آلودگی کی بدبو کہیں بھی پیچھا نہیں چھوڑتی۔گنجان آباد علاقوں میں زمینی آلودگی کا دباؤ اتنی شدت اختیار کر گیا ہے کہ انسان آہستہ آہستہ آلودگی سے پاک زمین سے محروم ہوتا جارہا ہے۔سڑکوں پر کوڑا کرکٹ کے انبار نہ صرف انسان کے لئے ناخوشگوار ہیں بلکہ مضر صحت بھی ہیں۔زمین بہت خوبصورت، دلکش اور معجزانہ نعمتِ خداوندی ہے۔یہ قدرت کا انمول عطیہ ہے۔پروردگارِ عالم نے اس کی حفاظت کرنے کی ذمہ داری بھی انسان کے سپرد کی ہے۔دنیا بھر میں کم و بیش 40 فیصد مسلمان آباد ہیں۔پاکستان ایک نظریاتی اسلامی ملک ہے جہاں 97 فیصد لوگ ماحول دوست مذہب اسلام کے پیروکار ہیں۔اس لئے کرہ ارض پر تیزی سے بڑھتی ہوئی آلودگی پر قابو پانے میں اسلامی تعلیمات کا اجاگر کرنا کافی حد تک معاون ثابت ہو سکتا ہے۔زمینی آلودگی کے بڑھتے ہوئے رجحان کے سدباب کے لئے ماحولیاتی اسلامی تعلیمات کو اجاگر کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

سابقہ تحقیق کا جائزہ

ماحولیات کے موضوع پر بہت سارے محققین نے پر کام کیا ہے۔پروفیسر ڈاکٹر احمد بن یوسف الدرویش (مترجم سرفراز

خاں) نے اپنی کتاب "آبی و نباتاتی ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ فقہ اسلامی کی روشنی میں" میں فقہ اسلامی کی روشنی میں ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔ مقالہ نگار عبدالمنان نے اپنے مقالہ برائے پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ "اسلام میں قدرتی وسائل و ذرائع کا تحفظ اور استعمال کے اصول و آداب: تحقیقی جائزہ" میں قدرتی وسائل کے استعمال کے اسلامی اصول و آداب اور قدرتی ماحول کا تحفظ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں قلم بند کیا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر قبلہ ایاز نے اپنی کتاب "Conservation and Islam" میں تحفظِ ماحول کو اسلامی تعلیمات کے تناظر میں میں بیان کیا ہے۔ قاضی سعید اللہ کی تالیف "Islam and Environment" زمین کے ماحولیاتی تحفظ پر ایک جاندار تحقیقی کام ہے جو دعوہ اکیڈمی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے شائع ہوا۔ ماہر ماحولیات اے-آر-آگوان کی کتاب "Islam and the Environment" ماحولیات پر بہترین کام ہے جس میں مختلف ماحولیاتی آرٹیکلز جمع کئے گئے ہیں۔ مقالہ نگار بشیر احمد درس نے ریسرچ آرٹیکل "تحفظِ ماحول اسلامی تعلیمات کی روشنی میں میں قدرتی ماحول کے تحفظ پر اسلامی تناظر میں روشنی ڈالی مذکورہ بالا تصانیف و مضامین کے علاوہ بھی ماحولیات اور اسلام پر کسی نہ کسی سطح پر تجزیہ کیا گیا ہے۔ لیکن زمینی آلودگی پر تعلیمات اسلامی کے تناظر میں کوئی خاص کام نظر سے نہیں گزرا۔ اس لیے دور حاضر میں زمینی آلودگی کے بڑھتے ہوئے منفی و موسمیاتی اثرات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے "زمینی آلودگی کا بڑھتا ہوا رجحان اور اسلامی تعلیمات: ایک تجزیاتی مطالعہ" کا عنوان منتخب کیا گیا ہے۔

منہج تحقیق

پیش نظر مقالہ میں بنیادی مصادر سے استفادہ کی کاوش کیا گیا ہے۔ البتہ کئی مقامات پر مقالہ سے متعلقہ ثانوی مصادر سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ معلومات و مواد کا تیز ترین ذرائع کو استعمال میں لایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں تحقیقی مواد کی چھان بین کے لئے ڈاکٹر حمید اللہ لائبریری کا بھی وزٹ کیا گیا۔ موضوع کی عصری معنویت واضح کرنے کے لئے ماحولیاتی کانفرنس کوپ26 اور کوپ27 کا خاص طور پر تذکرہ کیا گیا ہے۔ مفتی تقی عثمانی کے "آسان ترجمہ ء قرآن"[1] سے قرآنی آیات کا اردو ترجمہ لیا گیا ہے۔ اس مقالہ میں زمینی آلودگی کے اسباب و اثرات بیان کئے گئے ہیں پھر زمین کی آلودگی پر قابو پانے کے سلسلے میں عالمی کاوشوں اور اسلامی تعلیمات پر بحث کی گئی ہے۔ مقالہ کے آخر میں وطن عزیز میں بڑھتی ہوئی مقالہ کا نتیجہ بحث بیان کرنے کے بعد زمینی آلودگی سے نجات کے لئے سفارشات و تجاویز بھی دی گئی ہیں۔

زمینی آلودگی کی وجوہات و اثرات اور عالمی کردار

سائنسی ترقی و خوشحالی، جدید تہذیب، گلوبلائزیشن اور آسائشوں کی گہما گہمی نے زمین پر انسانی زندگی آسان اور پر آسائش بنا دی ہے۔ لیکن اس سائنسی ترقی کے نتیجے میں جنم لینے والی زمینی آلودگی کے ناگوار اثرات نے زندگی کو انتاہی اذیت ناک، بے کیف اور بے سروپا بھی کر دیا ہے۔ زمینی سیارے پر کوئی بھی آلودگی کے اثرات سے محفوظ دکھائی نہیں دیتا۔ ماحول میں زمین کی آلودگی میں مسلسل اضافہ انسانی زندگی کے لیے ایک بڑا خطرہ ہے۔ زمینی آلودگی ماحولیاتی آلودگی کی قسم ہے۔ "پاکستان انوائر مینٹل

[1] مفتی تقی عثمانی، آسان ترجمہ ء قرآن، (کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2009ء)
Muftī Taqī ‘Usmānī, Asāan Tarjma Qur'an, (Karāchi: Ma'rif ul-Qur'an, 2009)

پروٹیکشن ایجنسی" کے ایک سروے کے مطابق پاکستان میں 55 ارب پلاسٹک کے تھیلے استعمال ہوتے ہیں، اور اس میں 15 فیصد ہر سال اضافہ ہو جاتا ہے۔ کل رقبے کا بڑا حصہ زمینی کٹاؤ کا شکار ہو جاتا ہے، 40 فیصد کٹاؤ ہوا کی وجہ سے ہوتا ہے اور 36 فیصد کٹاؤ پانی کی وجہ سے ہوتا ہے، سیم کی وجہ سے سالانہ قریباً 2 ملین ہیکٹر رقبہ تباہ ہو رہا ہے اور تھور کی وجہ سے سالانہ قریباً 4 ملین ہیکٹر رقبہ تباہ ہو جاتا ہے۔[2]

زمین کی آلودگی انسانی صحت کے ساتھ ساتھ مزاج و رویے کو بھی متاثر کرتی ہے۔ سڑکوں پر کوڑے کے ڈھیروں سے شہری زندگی کا سکون برباد ہوتا جا رہا ہے۔ زمینی آلودگی پر سکون زندگی کی تباہی کا دوسرا نام قرار دیا جاسکتا ہے۔ آلودگی کے اثرات جسم و بدن پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جدید سائنسی تجربات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ مسلسل آلودہ جگہوں میں وقت گزارنے سے نیند کی کمی، تناؤ اور چڑچڑا پن جیسے نفسیاتی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

یونیسکو (UNESCO) کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں روزانہ تقریباً 48 ہزار ٹن کوڑا کرکٹ اور کچرا اکٹھا ہوتا ہے پاکستان میں صرف ۳ فیصد ہی ایسے کارخانے ہیں۔ جن کے ذریعے زہریلے مواد کو ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔ یورپی کچرا مافیا ایشائی ممالک میں ماحولیاتی آلودگی پھیلانے میں مصروف ہے۔ یورپی کچرا مافیا منظم سازش کے تحت ایشیائی ممالک کو ایک مضر صحت کچرا بھیج کر آلودہ کر رہی ہے۔ کچرے کی آڑ میں کیمیائی فضلہ سری لنکا میں ڈمپ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ استعمال شدہ کپڑوں اور اسکریپ کی آڑ میں ایٹمی پلانٹس، اسپتالوں اور دیگر صنعتوں کا کیمیائی فضلہ کنٹینرز میں بھر کر ایشیائی ممالک کو بھیج دیا جاتا ہے۔ کمبوڈیا، ملائشیا، انڈونیشیا، فلپائن اور سری لنکا متاثرہ ممالک ہیں۔ پاکستان میں صنعتی ترقی تقریباً ۱۹۶۰ کی دہائی سے شروع ہوئی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہلکی اور بھاری صنعتوں میں اضافہ ہوتا گیا۔[3] ترقی یافتہ ممالک کے برعکس وطنِ عزیز میں بنیادی سہولیات مہیا کیے بغیر ہی چھوٹی بڑی صنعتیں قائم کی جاتی ہیں۔ ان صنعتوں سے نکلنے والے استعمال شدہ مواد کو ٹھکانے لگانے کا کوئی بندوبست نہیں کیا جاتا۔

پاکستان انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ 1997ء میں آلودگی کی تعریف حسب ذیل ہے:

> "Pollution means the contamination of air, land or water by the discharge or emission or effluents or wastes or air pollutants or noise or other matter which either directly or indirectly or in combination with other discharges or substances alters unfavorably the chemical, physical, biological, radiation, thermal or radiological or aesthetic properties of the air, land or water or which

---

[2] ممتاز حسین اور مسز سیدہ سائرہ حمید، مطالعہ ماحول، (لاہور: آزاد بک ڈپو، ت۔ن)، 6

Mumtāz Hussain and Mrs. Syeda Saira Hameed, Mūtāla Mahole,(Lāhore: ‘Azād Book Depot, N.D), 6

[3] عبدالمنان، اسلام میں قدرتی وسائل و ذرائع کا تحفظ اور استعمال کے اصول و آداب، پی ایچ ڈی مقالہ علوم اسلامیہ، (سرگودھا: یونیورسٹی آف سرگودھا، جولائی 2022)، 49

‘Abdul Manān, Principles and Manners of Conservation and Use of Natūral Resources in Islām: A Research Review, PhD Thesis Islamic Studies, (Sargūdhā: University of Sargūdhā, July 2022),49

may, or is likely to make the air,land or water unclean, noxious or impure or injurious, disagreeable or detrimental to the health, safety, welfare or property of persons or harmful to biodiversity."[4]

مذکورہ بالا اقتباس کا خلاصہ یہ ہے کہ آلودگی کا مطلب خارج ہونے والے مادے یا فضلہ یا شور یا دیگر ذرائع کے ذریعہ پھیلنے والی آلودگی جو افراد یا حیاتیاتی تنوع کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے۔ جبکہ پاکستان انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ 1997 کے تحت ماحولیات کو کسی بھی طریقے سے نقصان پہنچانے والے افراد کو دو سال کی قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔[5] لیکن افسوس ناک حقیقت یہ ہے کہ ماحولیاتی قوانین پر عمل درآمد خال خال ہی نظر آتا ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کے مقالہ نگار نے لکھا ہے:

"Land pollution, the deposition of solid or liquid waste materials on land or underground in a manner that can contaminate the soil and groundwater, threaten public health, and cause unsightly conditions and nuisances."[6]

مذکورہ قتباس بتاتا ہے کہ زمینی آلودگی سے مراد گندے مادے ہیں جو انسانی صحت اور ماحولیات پر منفی اثرات ڈالتے ہیں۔ ناگوار بدبو گندی جگہوں پر پیدا ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ مادے مٹی اور زیرزمین پانی کو بھی زہر آلود کر دیتے ہیں۔ ورلڈ وائلڈ لائف فنڈ World Wildlife Fund کی رپورٹ کے مطابق کراچی کے ساحلی علاقوں میں پچاس فیصد تک پلاسٹک کی آلودگی ساحل پر تفریح کے باعث پھیلنے والے کوڑا کرکٹ کی وجہ سے ہے۔ پولیتھین بیگز ماحولیاتی آلودگی اور نکاسی آب کے مسائل پیدا کرنے کے علاوہ انسانی صحت کے لیے بھی بے حد خطرناک ہیں۔[7]

ڈاکٹر فرحت علوی لکھتی ہیں:

"Man is polluting the earth due to different activities which cause the destruction and mistreatment of Earth`s surface and its resources. Land pollution occurs when waste is not disposed off properly. Solid waste is produced also every day by homes, factories and industries in form of litter garbage, papers, glass, textile and plastic which used to harm natural habitats

---

[4] Pakistan Environmental Protection Act 1997 https://na.gov.pk/uploads/documents/Pakistan=Environmental-Protection-Act-1997.pdf accessed on 27 September 2022

[5] عبدالمنان چیمہ،جدید سائنس اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں صوتی آلودگی کا سدباب،(لاہور: جہانِ تحقیق ، جلد:5،شمارہ:1،2022)،197

'Abdul Manān Cheema, Addressing Noise pollution in the light of Modern Science and Islamic Teachings, (Lahore: Jahan-Ī-Tahqeeq, Volūme: 5, Issue: 1, 2022), 197

[6] Nathanson, Jerry A. "Land pollution". Encyclopedia Britannica, 26 Jul. 2017, https://www.britannica.com/science/land-pollution. Accessed on 6 November 2022.

[7] عبدالمنان، اسلام میں قدرتی وسائل و ذرائع کا تحفظ اور استعمال کے اصول و آداب،51

'Abdul Manān, Principles and Manners of Conservation and Use of Natural Resoūrces in Islām: A Research Review,51

and polluted the environment, causing diseases in both humans and animals."[8]

زمین انسان اور دوسری مخلوقات کا گھر ہے لیکن انسان کی مختلف سرگرمیوں کی بدولت زمین آلودگی کا شکار ہو گئی ہے جس کی وجہ سے انسانی حیات بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ زمینی آلودگی کی وجہ سے بہت سی بیماریاں لگ سکتی ہیں جیسے سانس لینے میں دشواری، بلڈ پریشر وغیرہ۔ زمینی آلودگی کے ماحول کے ساتھ ساتھ فرد پر بھی انتہائی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ آلودگی کے انسانی اور حیواناتی زندگی پر منفی اثرات پڑتے ہیں۔ زمینی آلودگی میں اضافہ سے نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں کو بھی کئی طبی و معاشی و سماجی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ماہر ماحولیات آگوان لکھتے ہیں:

"God has made the land a source of sustenance and livelihood for us and other living creatures. He has made the soil fertile to grow the vegetation upon which we and all animal life depend. We are required to maintain the productivity of the soil, and not expose it to erosion. We are required to follow practices which do not bring about its degradation but preserve and enhance its fertility. Any act that leads to its destruction or degradation leads necessarily to the destruction and degradation of life on the earth."[9]

زمین پر بڑھتی ہوئی آلودگی کا انسان، جانداروں اور ماحول پر نقصان دہ اثر پڑ رہا ہے اس لیے اسلامی اصول و قوانین کی روشنی میں اس نقصان کو کم کرنا اور روک تھام کی کاوش و کوشش کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ زمین کی آلودگی نہ صرف انسانوں کی صحت کے لئے خطرناک ہے بلکہ جدید سائنس نے تجربات سے ثابت کیا ہے کہ انسان معاشی خوشحالی کے چکر میں نسل انسانی کے ساتھ ساتھ کرہ ارض پر پائی جانے والی دیگر مخلوقات کو بھی متاثر کر رہا ہے۔

ظفر اقبال ظفر زمینی آلودگی میں انسان کے کردار کی منظر کشی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

[8]Farhat Naseem 'Alvi and Afshāan Noureen, Understanding Ecology Issues and Finding their Islamic Solūtion ,Al-Adwa(40:28),(Lahore: Punjab University,2013),48

[9]A R Agwān, Islam and the Environment,(New Dehli-India: Institūte of Objective Studies, 1997),80

جنگلی حیات ہوتی ہے معدوم ،ہو توہو
میرا شکار شوق ہے،ماروں گا بے حساب
بھر یار، دوستوں گا فخر سے
اور ان کو بھی کھلاؤں گا میں تکے اور کباب
نائب خدا کا ہوں ،مر ی مرضی جو کروں!
دریا اگر ہیں خشک تو ،مجھ کو غرض نہیں
پانی ہے میرے گھر میں، میں ٹب میں نہاؤں گا
میں شیو جب بناؤں گا تو نل کروں کیوں بند!
نائب خدا کا ہوں،مری مرضی میں جو کروں!
لوگ ہیں بقراط! جو یہ کہتے ہیں مجھ سے
اوزون کی چادر ہوئی چھلنی ،سو وہ میں ہوں
صنعت کی ترقی کا ہے باعث یہ حرارت
موسم میں بپا ہے جو تغیر ، سو وہ میں ہوں
نائب خدا کا ہوں ،مری مرضی میں جو کروں!
اپنے ہی کئے کی میں سزا کا ٹ رہا ہوں
خود اپنے ہی زخموں کو پڑا چاٹ رہا ہوں
نادان ہوں،کم فہم ہوں،پاگل ہوں ،کیا ہوں!؟
جس شاخ پہ بیٹھا ہوں ،وہی کاٹ رہا ہوں[10]

---

[10] ظفر احمد ظفر، "نائب خدا کا ہوں ؟"،ماہنامہ فروزاں- ماحولیاتی میگزین ،(کراچی :نومبر 2021ء)، 6

Zafar Ahmed Zafar, “Naib Khūdā Ka Hoon?", Monthly Faroozāan - Environmental Magazine, (Karāchi: November 2021), 6

عالمی سطح پر موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات ہر گزرتے دن کے ساتھ ساتھ شدید سے شدید تر ہوتے جارہے ہیں۔ پاکستان میں موسمیاتی کے اثرات کا اندازہ حالیہ شدید بارشوں اور سیلاب کی تباہی سے لگایا جاسکتا ہے۔ عالمی سطح پر موسمیاتی تبدیلیوں کی روک تھام پر غوروفکر کرنے کے لئے عالمی ماحولیاتی اجلاس منعقد کی جاتی ہیں۔ عالمی ماحولیاتی کانفرنس (کوپ-26) گلاسگو (سکاٹ لینڈ) میں منعقد ہوئی۔ جس میں زمینی ماحول میں آلودگی کے بڑھتے ہوئے اثرات پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا اور ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کے مختلف تجاویز پر غور کیا گیا۔

عالمی موسمیاتی سربراہی کانفرنس (کوپ-27) 6 تا 18 نومبر 2022 مصر میں منعقد ہوئی۔ جس میں 197 ممالک کے نمائندے اور دنیا بھر سے عالمی ماحولیاتی ماہرین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موسمیاتی سربراہی کانفرنس کا خاص بات یہ ہے کہ اس میں موسمیاتی تبدیلیوں کے شکار ہونے والے ممالک کو امداد یا معاوضہ دینے پر غور وغوض کیا گیا۔ کرہ ارض پر ماحولیاتی مسائل مثلاً ماحولیاتی تبدیلی، موسمیاتی تبدیلی، غیر معمولی بارشوں، گلوبل وارمنگ میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ جس کی وجہ سے گلیشیر پگھل رہے ہیں۔ سمندری پانی کی سطح بلند ہورہی ہے۔ صحرائی رقبہ بڑھ رہا ہے۔ بارشوں میں غیر معمولی اضافہ ہورہا ہے۔ درختوں کی وسیع پیمانے پر کٹائی Deforestation کی وجہ سے پاکستان کے آنے والے حالیہ سیلاب نے پہلے کی نسبت بہت زیادہ تباہی مچائی ہے۔ ایک تازہ ترین عالمی تحقیقی رپورٹ بتاتی ہے کہ عالمی موسمیاتی تبدیلی سے 2 دہائیوں میں عالمی معیشت کو 16 ہزار ارب کا نقصان پہنچ چکا ہے۔ ستم کی بات یہ ہے سب سے زیادہ معاشی ومالی نقصان ترقی پذیر ممالک اور خطوں کو اٹھانا پڑ رہا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک کو جی ڈی پی کا تقریباً 1.5 فیصد نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے جبکہ غریب اور ترقی پذیر ممالک جی ڈی پی کا 6.7 فیصد نے مالی نقصان اٹھایا ہے۔ پاکستان بھی ایسے ممالک میں شامل ہے جو موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سب سے زیادہ سے متاثر ہورہے ہیں۔ حالیہ سیلاب کی تباہ کاریوں پاکستان پر موسمیاتی تبدیلی کے مہلک اثرات کا بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے۔

امریکی پروفیسر جسٹن مانکن (Justin Mankin) بالکل بجا فرماتے ہیں کہ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کی قیمت وہ ممالک چکا رہے ہیں جو ماحولیاتی وموسمیاتی تبدیلی کے سب سے کم ذمہ دار ہیں اور یہ بے انتہا تکلیف دہ امر ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ صف اول کا ماحولیاتی آلودگی کا مجرم ہے۔ امریکہ دنیا کی آبادی کا 5 فیصد ہے لیکن حیرت انگیز طور پر عالمی سطح پر پھیلنے والی آلودگی میں 35 فیصد آلودگی کا ذمہ دار امریکہ ہے۔ دنیا بھر میں

ماحولیاتی تبدیلی کے باعث سالانہ لاکھوں افراد لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔ بعض نفسیاتی مسائل کا سبب بھی موسمیاتی تبدیلی کو قرار دیا جاتا ہے۔ یونیسیف Unicef کی رپورٹ بتاتی ہے کہ پاکستان میں موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے ہونے والی غیر معمولی بارشوں سے معاشی عدم مساوات میں اضافہ ہوا ہے۔ لاکھوں گھر تباہ یا تباہ ہو چکے ہیں، جب کہ صحت عامہ کی بہت سی سہولیات، پانی کے نظام اور اسکول تباہ ہو چکے ہیں۔ جیسے جیسے سیلاب کا پانی کم ہوا ہے، یہ بحران بچوں کی بقا کا شدید بحران بن گیا ہے۔ کمزور، بھوکے، بچے شدید غذائی قلت، اسہال، ملیریا، ڈینگی بخار، ٹائیفائیڈ، سانس کے شدید انفیکشن اور جلد کی تکلیف دہ امراض کے خلاف ہاری ہوئی جنگ لڑ رہے ہیں۔[1]

تحفظِ زمین عصر حاضر کا سب سے بڑا عالمی مسئلہ بن چکا ہے۔ مادی و معاشی ترقی نے زمین قدرتی ماحول تہس نہس کر دیا ہے۔ قدرتی ماحول کی بگڑتی ہوئی صورتحال موجودہ اور آئندہ آنے والی نسلِ انسانی کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ دور میں زمین کا تحفظ عالمی برادری کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ عالمی سطح پر تحفظِ ماحول پر غور و فکر کے لئے پے در پے ماحولیاتی کانفرنسز منعقد کی جا رہی ہیں۔ ماضی قریب میں سکاٹ لینڈ کے شہر گلاسگو میں عالمی ماحولیاتی کانفرنس (کوپ–26) منعقد ہوئی۔ جس میں دنیا بھر سے ماحولیاتی ماہرین نے شرکت کی اور ماحولیاتی تبدیلی پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ جبکہ حالیہ دنوں میں نومبر 6 تا 18 نومبر 2022ء میں کوپ–27 منعقد ہوئی ہے۔ ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق گلوبل وارمنگ 2.7 ڈگری سینٹی گریڈ تک بڑھنے کا خدشہ ہے۔[2] اس پریشان کن صورتحال میں دنیا بھر میں ماحولیاتی شعور بیدار کرنے کے لئے ہر سال 5 جون کو ماحولیات کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ پاکستان پر موسمیاتی تبدیلی کے مہلک اثرات کا اندازہ حالیہ بارشوں اور سیلاب کی تباہ کاریوں سے لگایا جا سکتا ہے۔ اس سیلاب سے پاکستان کو ہر لحاظ سے شدید اور ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ متاثرہ علاقوں میں متعدد موذی و مہلک وبائی امراض پھیل رہے ہیں۔ متاثرہ لوگوں کو میڈیکل سہولیات کی شدید کمی کا سامنا ہے جس کی وجہ سے بچے، نوجوان اور بوڑھے جسمانی امراض کے ساتھ ساتھ نفسیاتی مسائل کا شکار ہو رہے

[1] https://www.unicef.org/emergencies/devastating-floods-pakistan-2022 accessed on 6 November 2022

[2] عبدالمنان چیمہ، عالمی یومِ ماحولیات کی اہمیت اسلامی تناظر میں، ماہنامہ فروزاں-ماحولیاتی میگزین، (کراچی: نومبر 2021ء)، 36

'Abdul Manān Cheema, 'Almī Youm-e-Maholiyat Kī Ahmiat Islāmī Tanazur Main, Monthly Ferozan-Environmental Magazine, (Karāchi: November 2021), 36

ہیں۔

زمینی آلودگی اور اسلامی تعلیمات

زمین اور اس کا قدرتی ماحول اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور احسانِ عظیم ہے۔اس لئے اس کو آلودگی کے مہلک اثرات سے بچانا انسان کا اولین فرض ہے۔کیونکہ انسان کی منفی سرگرمیوں کی وجہ سے زمین میں فساد،،موسمیاتی تبدیلیاں،ماحولیاتی تبدیلیاں،عدم توازن،سیلاب،خلل اور بگاڑ پیدا ہو رہا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ"[1]

"لوگوں نے اپنے ہاتھوں جو کمائی کی،اس کی وجہ سے خشکی اور تری میں فساد پھیلا۔تاکہ انہوں نے جو کام کیے ہیں اللہ ان میں سے کچھ کا مزہ انہیں چکھائے،شاید وہ باز آجائیں۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاۗءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾[2]

"اور(اس وقت کا تذکرہ سنو)جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔وہ کہنے لگے۔کیا آپ زمین میں ایسی مخلوق پیدا کریں گے جو اس میں فساد مچائے اور خون خرابہ کرے حالانکہ ہم آپ کی تسبیح اور حمد و تقدیس میں لگے ہوئے ہیں،اللہ نے کہا :میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔"

ارشاد نبویؐ ہے:

---

[1] الروم،41:30
Ar-Rum,30:41

[2] البقرہ،30:2
Al-Baqra,2:30

"قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ المُؤْمِنِ، يَكْرَهُ المَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ"[1]

"رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میرے کسی دوست وولی سے دشمنی رکھتا ہے میں اس سے لڑائی کا اعلان کرتا ہوں۔ میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے سے میرا اقرب حاصل کرتا ہے ان میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ چیز ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ نفل عبادات کے ذریعے سے میرا اقرب حاصل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ وہ اگر مجھ سے کچھ مانگے تو میں ضرور دیتا ہوں، اگر پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں اور مجھے کسی کام کے کرنے میں اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا مومن کی روح کے قبض کرنے میں۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور مجھے بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔"

پروردگار کا اپنے مومن بندے کے مختلف اعضا بن جانا انسان کی قدر وقیمت پر دلالت کرتا ہے۔ بالا حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انسانیت کو تکلیف سے دوچار کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بن سکتا ہے۔ زمین پر پائے جانے والے قدرتی وسائل وذرائع کے استعمال میں توازن واعتدال قائم رکھنا بے حد ضروری ہے کیونکہ زمین پر آلودگی پھیلنے کی وجہ سے انسان مختلف جسمانی واعصابی وذہنی امراض وغیرہ کا شکار ہو سکتا ہے۔ اسلام میں ہر معاملے میں میانہ روی کی خصوصی تعلیم دی گئی ہے۔ دینِ اسلام ہر کام میں اعتدال وتوازن کی تعلیم

[1] محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، (دار طوق النجاۃ:1422ھ)، حدیث:6502
Muhammad bin Ismā ‘il al-Bukhāri, Al-Jāmi’ Al-Asih, (Dār Tawq al-Najāt: 1422 AH), Hadith: 6502

دیتا ہے۔ قرآن حکیم میں اعتدال و میانہ روی کا رویہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا﴾[1]

"اور جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں، نہ تنگی کرتے ہیں، بلکہ ان کا طریقہ اس (افراط و تفریط) کے درمیان اعتدال کا طریقہ ہے۔"

علامہ طبریؒ رقمطراز ہیں:

" والذين إذا أنفقوا أموالهم لم يسرفوا في إنفاقها ثم اختلف أهل التأويل في النفقة التي عناها الله في هذا الموضع، وما الإسراف فيها والإقتار. فقال بعضهم: الإسراف ما كان من نفقة في معصية الله وإن قلت: قال: وإياها عني الله، وسماها إسرافا. قالوا: والإقتار: المنع من حقّ الله "[2]

سرمایہ دارانہ سوچ کی بدولت ہر کارخانہ دار معاشی دوڑ میں مگن ہے یہ کوئی نہیں سوچتا کہ اس کا لگایا ہوا کارخانہ کا زہریلا مواد زمین کے قدرتی ماحولیاتی نظام میں کس قدر فساد برپا کر رہا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا "[3]

"یقین جانو کہ جو لوگ بے ہودہ کاموں میں مال اڑاتے ہیں، وہ شیطان کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے۔"

زمین اور اس میں پائی جانے والی تمام اشیا اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں جن میں اسراف یا فضول خرچی کرنا ایک بے ہودہ کام ہے۔ اس لئے اسلام ہر کام میں فضول خرچی اور اسراف سے منع کرتا ہے جبکہ ہر معاملہ میں میانہ روی

---

[1] الفرقان، 67:25
Al-Furqān,25:67

[2] محمد بن جرير الطبري، جامع البيان في تأويل القرآن، (مؤسسة الرسالة: 1420 هـ)، 298:19
Muhammad bin Jarir al-Tabari, Jāmi’ al-Bayān fi Tāweel ul-Qur’an, (Muassat Al-Risālah: 1420 AH),19:298

[3] الاسراء، 27:17
Al-Isrāa, 17:27

اختیار کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ اگر ہم زیادہ ضرورت سے زائد قدرتی وسائل خرچ کرتے ہیں اور ضیاع واسراف کرتے ہیں تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ زمین سے قدرتی وسائل کے ذخائر ختم ہوتے جائیں گے یا اگر ہم صنعتی ترقی کرتے ہیں اور زہریلی گیسوں کا اخراج کرتے ہیں، تو ان زہریلی و کیمیائی گیسوں سے زمین کے درجہ حرارت میں ناقابل برداشت اضافہ ہوگا، گلیشیئرز پگھلیں گے، سطح سمندر میں اضافہ ہوگا، اور زمین کی وہ ساخت جو اربوں سال سے قائم ودائم ہے، اس میں منفی تبدیلی ہوگی جس کا نتیجہ قدرتی آفات، ماحولیات اور موسمیات کی تبدیلی کی صورت میں نکلے گا۔ موسمیاتی اور ماحولیاتی تبدیلیوں سے زمین کا ماحول مخلوقات کی حیات وبقا کے لئے سازگار نہیں رہے گا۔ لہٰذا ہر شخص کا دینی اور اخلاقی فرض ہے کہ قدرتی وسائل کے استعمال میں اسراف سے گریز کے سادہ اسلامی اصول پر دل وجان سے عمل پیرا ہو جائے۔[1] معاشرے میں بڑا سرمایہ کار بننے کی دوڑ میں مشینوں یا کسی اور ذریعہ سے آلودگی پھیلانا نیک لوگوں کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ زمین میں آلودگی میں اضافہ کرنا جرم ہے جسے فساد فی الارض کہا جاسکتا ہے۔ فساد فی الارض کے ارتکاب سے موسمیاتی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں، بے موسمی اور غیر معمولی بارشیں ہوتی ہیں اور عوام الناس کی زندگیاں اور املاک خطرے دوچار ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ حال ہی میں سیلاب کی وجہ سے پاکستان کو 30 ارب ڈالر کا نقصان ہوا اور 3 کروڑ کے لگ بھگ لوگ شدید متاثر ہوئے۔ جبکہ عالمی سطح پر کاربن کے اضافہ میں پاکستان کا حصہ ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ قرآنی کریم کی متعدد آیات میں فساد فی الارض (زمینی آلودگی) سے منع کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَحۡسِنۡ كَمَاۤ اَحۡسَنَ اللّٰهُ اِلَيۡكَ وَلَا تَبۡغِ الۡفَسَادَ فِى الۡاَرۡضِ‌ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَ﴾[2]

"اور جس طرح اللہ نے تم پر احسان کیا ہے تم بھی (دوسروں پر) احسان کرو۔ اور زمین میں فساد

---

[1] عبدالمنان، اسلام میں قدرتی وسائل و ذرائع کا تحفظ اور استعمال کے اصول و آداب، 311
'Abdul Manān, Principles and Manners of Conservation and Use of Natural Resoūrces in Islām: A Research Review,311

[2] القصص، 28:77
Al-Qasas,28:77

مچانے کی کوشش نہ کرو۔ یقین جانو اللہ فساد مچانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

امام بیضاویؒ فرماتے ہیں:

"وَلا تَبْغِ الْفَسادَ فِي الْأَرْضِ بأمر يكون علة للظلم والبغي، نهي له عما كان عليه من الظلم والبغي"[1]

زمین پر کوڑا کرکٹ یا کارخانہ کے کیمیائی مواد کے ذریعے آلودگی میں اضافے کا ارتکاب کرنا اسلام کی بنیادی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی اشیا میں کسی طرح خلل پیدا کرنا فساد فی الارض (زمینی آلودگی) کے زمرے میں آتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں بے انتہا ناپسندیدہ فعل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾[2]

"اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو، اور اس کی عبادت اس طرح کرو کہ دل میں خوف بھی ہو اور امید بھی۔ یقیناً اللہ کی رحمت نیک لوگوں سے قریب ہے۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ "[3]

ترجمہ: "اور زمین کو اسی نے ساری مخلوقات کے لیے بنایا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے زمین اور اس کا ماحول انسان اور دوسری مخلوقات کے لئے کمال حکمت وصناعی کے ساتھ تخلیق کیا ہے۔

صاحب "مفاتیح الغیب" لکھتے ہیں:

---

[1] امام ناصر الدین البیضاوی، اسرار التنزیل و اسرار التاویل، (بیروت: دار احیاء التراث العربی ، 1418ھ)، 4:185
Imām Nasir al-Din al-Baydāwi, Isrār Al-Tanzil Wa Isrār Al-Tāweel, (Beirūt: Dār Ihya al-Tarath ul-‘Arabi, 1418 AH), 4:185

[2] الاعراف، 7:56
Al-A ‘rāaf,7:56

[3] الرحمن، 55:10
Ar-Rahman,55:10

" لما أن تعليم القرآن نفعه إلي الإنسان أعود، وخلق الإنسان مختص به، وتعليمه البيان كذلك ووضع الميزان، كذلك لأنهم هم المنتفعون به الملائكة، ولا غير الإنسان من الحيوانات، وأما الشمس والقمر والنجم والشجر والسماء والأرض فينتفع به كل حيوان على وجه الأرض وتحت السماء -"[1]

اسلام انسانی باقیات کو زمین میں دفن کرنے کا حکم دیتاہے کیونکہ عدم تدفین کی صورت میں انسانی باقیات کے گلنے سڑنے کی وجہ سے زمینی آلودگی میں اضافہ ہو سکتاہے۔علاوہ ازیں اس اسلامی ماحولیاتی اصول میں انسانی حرمت کا فلسفہ بھی پایا جاتاہے۔

ارشادِباری تعالیٰ ہے:

﴿فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَه كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ﴾[2]

"پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کھودنے لگا تاکہ اسے دکھائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے۔"

ابن جریر طبریؒ لکھتے ہیں:

" فبعث الله غرابًا يبحث في الأرض ليريه كيف يواري سوأة أخيه"، بعث الله جل وعز غرابًا حيًّا، إلى غراب ميت، فجعل الغراب الحيُّ يواري سوأة الغراب الميت، فقال ابن آدم الذي قتل أخاه:يا ويلتا أعجزت أن أكون مثل هذا الغراب "[3]

قابیل کو سکھانے کے لئے ایک زندہ کوے کو مردہ کوا کی باقیات دفن کرنے کے لئے بھیجا گیا کیونکہ مردہ اجسام کچھ عرصہ بعد گلنے سڑنے کے بعد زمینی ماحول میں گندگی پھیلانے کا باعث بن سکتاہے۔ہندو مذہب میں مردوں کو جلا دیا جاتا جو نہ صرف انسانی شرف کے خلاف ہے بلکہ ایسا کرنا موجودہ عالمی ماحولیاتی اصولوں کی خلاف ورزی بھی ہے۔بدھ ازم میں بھی مردوں کو دفن نہیں کیا جاتا۔مردہ اجسام اونچی اونچی مچانوں پر رکھ دیے جاتے ہیں۔بدھ

[1] فخر الدين الرازي ، مفاتيح الغيب،(بيروت: دار إحياء التراث العربي ،1420ھ)،344:29

Fakhr al-Din al-Rāzi,Mafāteeh ul-Ghaib, (Beirut: Dār Ihya ul-Trāth ul-‘Arabi, 1420 AH),29:344

[2] المائدہ،31:5

Al-Mā'ida, 5:31

[3] ابو جعفر، ابن جرير الطبری،جامع البيان فی طويل القرآن،225:10

Muhammad bin Jarir al-Tabari, Jāmi’ al-Bayān fi Tāweel ūl-Qur’an,10:225

مت کا یہ غیر فطری عقیدہ زمین میں بدبو پھیلانے اور آلودگی کا باعث بنتا ہے۔ ثابت ہوا کہ اسلام ایک فطری اور ماحول دوست دین ہونے کے ساتھ ساتھ انسان دوست بھی ہے جو موت کے بعد بھی شرفِ انسانیت کا آئینہ دار مذہب ہے۔

ارشادِ نبویؐ ہے:

" البُزَاقُ فِي المَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا"[1]

مذکورہ حدیثِ نبویؐ کا حاصل یہ ہے کہ تھوک میں نجاست و گندگی ہوتی ہے اسی لئے مساجد (عوامی مقامات) پر گرانے سے منع کیا گیا ہے۔ بلکہ اسے مٹی میں دفن کرنے کی تلقین کی گئی ہے تاکہ ماحول کو آلودہ ہونے سے بچایا جائے۔

ارشادِ نبویؐ ہے:

"عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا، فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ، وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ، لَا تُدْفَنُ"[2]

"رسول کریمؐ نے فرمایا: میری امت کے نیک اور برے اعمال مجھ پر پیش کئے گئے تو میں نے ان کے نیک اعمال میں سے نیک عمل راستہ میں سے تکلیف دینے والی چیز کا دور کر دینا پایا اور میں نے ان کے برے اعمال میں سے مسجد میں تھوکنا اور اس کا دفن نہ کرنا پایا۔"

مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوا کہ معاصر معاشرے میں جگہ جگہ کوڑے کے ڈھیر لگانا نہ صرف ماحولیاتی تحفظ کے خلاف ہے بلکہ اسلام کی تعلیمات کے بھی سراسر منافی ہے۔

ارشادِ نبویؐ ہے:

" اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَ: الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ، وَالظِّلِّ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ "[3]

---

[1] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، حديث، 415
Muhammad bin Ismā ‘il al-Bukhāri, Al-Jāmi’ Al-Asih,Hadith:415

[2] مسلم بن الحجاج ،صيح مسلم ،(بيروت: دار إحياء التراث العربي، ت-ن)، حديث 553
Muslim Ibn Al-Hajjāj, Sahīh Muslim, (Beirūt: Dār Ihya Al-Tūrāth Al-‘Arabī, N.D),Hadith:553

[3] محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه، (دار الرسالة العالمية : 1430ھ)، حديث، 328
Muhammad Bin Yazīd Al-Qazwīnī, Sunan Ibn Mājah, (Dār Risāla-‘Almiyyah,

مذکورہ حدیث بالا میں تین عوامی مقاماتpublic places پر پانی یعنی واٹر پلانٹس، نہروں، دریاؤں وغیرہ، سایہ دار جگہوں اور شاہراؤں پر گندگی پھینکنے سے منع کیا گیا ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے:

" عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ"[1]

ارشاد نبویؐ ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ"[2]

"ابوہریرہ(رض) سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ ایک فرد ایک راستے سے گزر رہا تھا کہ اس نے راستہ میں کانٹوں کی ایک شاخ کو ہٹادیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا انعام یوں دیا کہ اسے بخش دیا۔"

ارشادِ نبویؐ ہے:

"عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ"[3]

"ابومالک اشعری(رض) سے روایت ہے کہ صفائی نصف ایمان کے برابر ہے۔"

مذکورہ بالا دلائل وبراہین سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ماحول دوست دین ہے جو اپنے ماننے والوں کو زمینی ماحول صاف رکھنے کا حکم دیتا ہے اور ہر قسم کی زمینی آلودگی کا موجب بننے سے سختی سے منع کرتا ہے۔ دورِ حاضر میں فیکٹریوں کا زہریلا مواد اور گھریلو کوڑا کرکٹ میں دفن کرنے سے زمینی آلودگی میں نمایاں کمی آسکتی ہے۔ اسلامی

1430 AH),Hadith:328

[1] مسلم بن الحجاج، صيح مسلم، حديث: 35
Muslim Ibn Al-Hajjāj, Sahīh Muslim,Hadith:35

[2] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، حديث:652
Muhammad bin Ismā ‘il al-Bukhāri, Al-Jāmi’ Al-Asih,Hadith:652

[3] مسلم بن الحجاج، صيح مسلم، حديث:223
Muslim Ibn Al-Hajjāj, Sahīh Muslim,Hadith:223

ماحولیاتی اصول اپنانے سے کسی حد تک کرہ ارض پر تیزی سے بڑھتی ہوئی آلودگی پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ معاشروں کو بدبو اور نت نئی بیماریوں سے چھٹکارہ دلانے میں مسلمان قائدانہ کردار ادا کر سکتے ہیں۔

نتیجہ بحث

زمینی آلودگی ماحولیاتی آلودگی کی ایک قسم ہے۔ زمینی آلودگی نے انسان اور دیگر مخلوقات کی زندگی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ آلودگی کا بڑھتا ہوا رجحان انسانی صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ آلودہ علاقوں میں قیام کرنے سے انسان کے کام کرنے کی صلاحیت شدید متاثر ہوتی ہے کیونکہ آلودہ ماحول سے صحت کے مسائل، قلبی مسائل، اعصابی مسائل، ذہنی و دماغی مسائل، معاشی و سماجی مسائل وغیرہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ زمین کی آلودگی نہ صرف انسان بلکہ دوسرے جانداروں کی زندگی پر بھی منفی اثرات ڈالتی ہے۔ سائنس و ٹیکنالوجی کے غیر مناسب استعمال نے زمین کی آلودگی کا مسئلہ پیدا کیا ہے۔ زمینی آلودگی کے بڑھتے ہوئے رجحان نے ہر سنجیدہ فرد پریشان کیا ہوا ہے۔ اسلام میں آلودگی پھیلانے کا باعث بننا لوگوں کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ انسانی صحت کے تحفظ کی خاطر زمینی آلودگی کے سدباب کے لئے اقدامات اٹھانا ناگزیر ہیں۔ اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جو مکمل طور پر ماحول دوست Eco-Friendly مذہب کی حیثیت رکھتا ہے۔ دنیا کے تقریباً 40 فیصد لوگ اسلام سے وابستہ ہیں جو پوری دنیا میں زمینی آلودگی کے بڑھتے ہوئے رجحان پر قابو پانے میں جاندار کردار ادا کر سکتے ہیں۔

سفارشات و تجاویز

1۔ زمینی آلودگی کے بڑھتے ہوئے رجحان پر قابو پانے کی فوری منصوبہ بندی کی جائے۔

2۔ زمینی آلودگی کے ذمہ داروں کے خلاف سخت کاروائی کے لئے قانون سازی کی جائے۔

3۔ کارخانوں میں ٹریٹمنٹ پلانٹس Treatment Plants لگائے جائیں۔

4۔ زمینی آلودگی کے انسانی صحت پر خوفناک اثرات کے بارے میں سوشل و نجی و سرکاری میڈیا پر آگاہی مہم چلائی جائے۔

5۔ ماحولیاتی تحفظ قانون 1997 پر عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔

6۔ زمین کے ماحول کے تحفظ کے بارے میں قرآنی آیات اور احادیث کا زیادہ سے زیادہ سے پرچار کیا جائے۔

7۔ وطن عزیز میں حالیہ سیلاب سے کروڑوں متاثرہ افراد معاشی و جانی نقصانات اٹھانے کے ساتھ ساتھ نفسیاتی

مسائل کا بھی شکار ہیں اس لئے ان لوگوں کی نفسیاتی مشاورت کا بندوبست کیا جائے۔

8۔ زمینی آلودگی کا مسئلہ محض ریاست حل نہیں کر سکتی اس لئے اس کے نقصانات سے بچاؤ کے لئے ملت کے ہر فرد کو دل جمعی سے اپنے حصے کا کام کرنا ہو گا۔